

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

رسالہ نمبر 77

انمول ہیرے



مکتبۃ المدینہ

دعوت اسلامی

SC1268

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

انمول ہیرے (1)

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (26 صَفحات) آپ آخِر تک ضَرور پڑھ لیجئے ان شاءَ اللّٰہ عزوجل دنیا و آخِرت کے بے شُمار مَنافِع حاصل ہوں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حضرت اَبُو المَواہِب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔'' میں نے

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ۔2009) میں صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔ ۔مجلس مکتبۃُ المدینہ

عرض کی: **یارسول اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **! میں کیسے اس قابل ہوا؟** ارشادفرمایا: ''اس لیے کہ تم مجھ پر **دُرود** پڑھ کراس کا **ثواب** مجھے نذرکردیتے ہو۔'' (سَعادَۃُ الدّارین ص۱۴۷) **ثواب نذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وَقت ثواب نذر کرنے کی** دل میں نیّت کر لے یا پڑھنے سے **قَبل یا بعد** زَبان سے بھی کہہ لے کہ اِس **دُرُود شریف** کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نذر کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہتے ہیں، ایک **بادشاہ** اپنے مصاحبوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا باغ میں سے کوئی شخص سنگریزے (یعنی چھوٹے چھوٹے پتھر) پھینک رہا ہے، ایک سنگریزہ خود اس کو بھی آکر لگا۔ اس نے خُدّام کو دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے پاس حاضِر کرو، چُنانچِہ خُدّام نے ایک گنوار کو حاضر کر دیا۔ **بادشاہ** نے کہا: یہ سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کیے؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا: میں ویرانے میں سیر کر رہا تھا کہ میری نظر ان

خوبصورت سنگریزوں پر پڑی، میں نے ان کو جھولی میں بھرلیا، اس کے بعد پِھرتا پِھراتا اس باغ میں آ نکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ سنگریزے استعمال کر لئے۔ **بادشاہ** نے کہا: تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ **بادشاہ** بولا: یہ پتّھر کے ٹکڑے دراصل **انمول ہیرے** تھے، جنہیں تم نادانی کے سبب ضائع کر چکے۔ اس پر وہ شخص افسوس کرنے لگا۔ مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ **انمول ہیرے** اس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

زندگی کے لمحات انمول ہیرے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی **انمول ہیرے** ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کر دیا تو حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مُقرَّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 18 سورۃُ المُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

''خزائنُ العرفان'' میں اس آیتِ مقدّسہ کے تحت لکھا ہے: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمھارے اعمال کی جزا دیں۔

موت وحیات کی پیدائش کا سبب بیان کرتے ہوئے پارہ 29 سورۃُالملک آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

زندگی کا وَقت تھوڑا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ دو آیات کے علاوہ بھی قراٰنِ پاک میں دیگر مقامات پر تخلیقِ انسانی یعنی انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ انسان کو اس دنیا میں بَہُت مُختصر سے وقت کیلئے رہنا ہے اوراس وَقفے میں اسے قبر وحشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے لہٰذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ وَقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فَرّاٹے بھرتا ہوا جا رہا ہے نہ روکے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کرنہیں آتا۔ چُنانچِہ

سانس کی مالا

حضرت سیِّدُ نا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۔جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زندگی کیا ہے ؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے ان اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے ۔ یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پارہ

16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 84 تلاوت فرمائی: اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: یہاں گنتی سے سانسوں کی گنتی مُراد ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۴ ص ۲۰۵ دارصادر بیروت)

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

''دن'' کا اعلان

حضرتِ سیِّدُنا امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''شُعَبُ الایمان'' میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس وقت ''دن'' یہ اعلان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آ ؤں گا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ ص۳۸۶ حدیث ۳۸٤۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

جناب یا مرحوم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا جو دن نصیب ہو گیا اسی کو غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اس میں اچھے اچھے کام کر لئے جائیں تو بہتر ہے کہ ''کل'' نہ جانے ہمیں لوگ ''جناب'' کہہ کے پکارتے ہیں یا ''مرحوم'' کہہ کر۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی موت کی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رَواں دَواں ہیں۔ چُنانچِہ پارہ 30 سورۂ اِنشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب (عزوجل) کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

اچانک موت آجاتی ہے

اپنے وقت کو فُضولیات میں برباد کرنے والو! غور کرو زندگی کس قدَر تیز رفتاری کے ساتھ گزرتی جارہی ہے۔ بارہا آپ نے دیکھا ہوگا کہ اچّھا بھلا ڈَیل ڈَول والا انسان اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے، اب قَبْر میں اُس پر کیابِیت رہی ہے اس کا اندازہ ہم نہیں کرسکتے البتّہ خود اُس پر زندگی کا حال کھل چکا ہوگا کہ

کتنی بے اعتبار ہے دنیا　　موت کا انتظار ہے دنیا
گرچہ ظاہِر میں صورتِ گُل ہے　　پر حقیقت میں خار ہے دنیا

اے دنیا کے مال کے متوالو! جمعِ مال ہی کو اپنی زندگی کا مقصدِ وَحید سمجھنے والو! جلدی جلدی اپنی آخِرت کی تیّاری کرلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات بھلے چنگے سونے کے باوُجُود صبح تمہیں اندھیری قبر میں ڈال دیا جائے۔ لِلّٰہ! غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 17 سورۃُ الانبِیاء کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ﴿۱﴾ ترجمۂ کنز الایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔

ایک جھونکے میں ہے ادھر سے ادھر
چار دن کی بہار ہے دنیا

جنّت میں بھی افسوس!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچاننی ضروری ہے، فالتو وقت گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے وہ اس حدیثِ مبارک سے سمجھئے چُنانچِہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اہلِ جنّت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا سوائے اُس ساعت (یعنی گھڑی) کے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کے بِغیر گزر گئی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۲۰ ص ۹۳-۹۴ حدیث ۱۷۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

قَلَم کا قَط

حافِظ اِبنِ عَساکِر ''تَبْیِیْنُ کَذِبِ الْمُفْتَرِی'' میں فرماتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیِّدُنا سلیم رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قَلَم جب

لکھتے لکھتے گھس جاتا تو قَط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے (اگرچہ دینی تحریر کیلئے یہ بھی ثواب کا کام ہے مگر ایک پنتھ دو کاج کے مِصداق) ذکرُ اللہ شُروع کر دیتے تاکہ یہ وَقت صِرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو!

جنَّت میں دَرَخت لگوائیے!

وَقت کی اَہَمِّیَّت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صِرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک دَرَخت لگوا سکتے ہیں اور جنَّت میں دَرَخت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چُنانچِہ ''ابنِ ماجہ شریف'' کی ایک حدیثِ پاک کے مطابِق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنّت میں ایک دَرَخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللّٰه ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿3﴾ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴿4﴾ اَللّٰهُ اَكْبَر

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٢٥٢ حديث ٣٨٠٧ دارالمعرفة بيروت)

دُرُود شریف کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جنّت میں دَرَخت لگوانا کس

قدَر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کَلِمات میں سے ایک کَلِمہ کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنّت میں چار دَرَخت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمائیے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زَبان کو معمولی سی حَرَکت دینے سے جنّت میں دَرَخت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سبحٰنَ اللّٰہ سبحٰنَ اللّٰہ کا وِرد کرکے ہم جنّت میں بے شُمار دَرَخت لگوالیا کریں۔ ہم چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں یا کوئی کام کاج کررہے ہوں ہماری کوشش یہی ہونی چاہئیے کہ ہم دُرُود شریف پڑھتے رہیں کہ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (سُنَنُ النَّسائی ص۲۲۲ حدیث ۱۲۹٤ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاد رہے! جب بھی لیٹے لیٹے کوئی وِرد کریں تو پاؤں سمیٹ لینا چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش ! بولنے سے پہلے اِس طرح تولنے کی عادت پڑ جائے کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دُنیوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات فُضُول محسوس ہو تو بولنے کے بجائے ''دُرُود شریف'' پڑھنا یا ''اَللّٰہ اَللّٰہ'' کہنا نصیب ہو جائے تا کہ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے۔ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یااَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر جنَّت میں دَرَخت لگوانے کی سعادت مل جایا کرے۔

ذکرو دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

ساٹھ سال کی عبادت سے بھتر

اگر کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں ہیں اور وہ یہ کہ اُلٹے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے آدمی یادِ خداوندی عزوجل یا یادِ مدینہ وشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں گُم

ہوجائے۔ یا علمِ دین میں غور و تفکُّر شُروع کردے یا موت کے جھٹکوں، قبر کی تنہائیوں، اس کی وحشتوں اور محشر کی ہولناکیوں کی سوچ میں ڈوب جائے تو اس طرح بھی وَقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ ایک ایک سانس اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں شُمار ہوگا۔ چُنانچہ ''جامِع صغیر'' میں ہے: **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (اُمورِ آخرت کے مُتَعَلِّق) گھڑی بھر کے لیے **غور و فکر** کرنا **60** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ، ص ۳۶۵ حدیث ۵۸۹۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

اُن کی یادوں میں کھو جایئے مصطفٰے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کیجئے

پانچ کو پانچ سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمّید دھوکہ ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہوچکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (اَلْمُسْتَدْرَك ج٥ ص٤٣٥ حدیث ٧٩١٦ دارالمعرفة بیروت)

ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
قُدرت نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

دو نعمتیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ فیض بنیاد ہے:: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحّت اور دوسری فراغت۔ (صَحِيحُ البُخارِيّ ج٤ ص٢٢٢ حدیث ٦٤١٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی صحت کی قدر بیمار ہی کرسکتا ہے اور وَقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ ''فُرصتی'' ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وَقت کی کیا اَھمِیَّت ہے! وَقت کی قدر پیدا کیجئے اور فُضول باتوں، فُضول کاموں، فُضول دوستیوں سے گریز کرنے کا ذِہن بنایئے۔

حُسنِ اسلام

ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک (خوبی) چھوڑ دینا ہے اس (اَمر) کا جو اسے نفع نہ دے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص١٤٢ حدیث ٢٣٤٤ دارالفکر بیروت)

انمول لمحات کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کے ایّام چند گھنٹوں سے اور گھنٹے لمحوں سے عبارَت ہیں، زندَگی کا ہر سانس **انمول ہیرا** ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت

زندَگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدر! زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔ بَروزِ قیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپّیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں!

وقت کے قَدْر دانوں کے ارشادات و مَنقولات

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفَحات ہیں ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔''

﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اپنی زندَگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو''۔

﴿3﴾ حضرتَ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یاامیرَ المومنین ''یہ کام آپ کل پر مُؤَخَّر

(مُ۔اَخ۔خَر) کر دیجئے ارشاد فرمایا: ''میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کرسکوں گا؟''

آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا

﴿4﴾ حضرت سیّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔اے آدمی! تو ایّام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔ (الطبقات الکبری للمناوی ج۱ ص۲۵۹ دار صادر بیروت)

﴿5﴾ حضرت سیّدُنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اَہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

﴾6﴿ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''خداعزوجل کی قسم! کھانا کھاتے وَقت عِلمی مَشغلہ (تحریری یامُطالَعہ) ترک ہوجانے کا مجھے بَہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔''

عجب چیز احساس ہے زندگی کا

﴾7﴿ آٹھویں صَدی کے مشہور شافِعی عالم سیِّدُ نا شمس الدّین اَصبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کے بارے میں حافِظ ابنِ حَجَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس خوف سے کھانا کم تناوُل فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بَول وبَراز کی ضَرورت بڑھے گی اور بار بار بیت الخلاء جاکر وَقت صَرف ہوگا! (الدررالکامنة للعسقلانی ج٤ ص٣٢٨ داراحیاء التراث العربی بیروت)

﴾8﴿ حضرتِ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تذکِرةُ الحُفَّاظ'' میں خطیبِ بغدادی علیه رَحْمَةُ اللّٰهِ الهادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''آپ راہ چلتے بھی مطالَعہ جاری رکھتے۔'' (تاکہ آنے جانے کا وقت بے کار نہ گزرے)

(تذکرة الحفاظ ج٣ ص٢٢٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿9﴾ **حضرتِ جنید بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی وقتِ نَزْع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے اِستفسار کیا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جا رہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کر رہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی ص۲۲۷ ،مکتبہ نزار مصطفٰی الباز)

نظامُ الاوقات کی ترکیب بنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو اپنا یومیہ نظامُ الاوقات ترتیب دے لینا چاہیئے۔ اوّلاً عشاء کی نَماز پڑھ کر حتَّی الامکان دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ رات کو فُضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔ تفسیر روحُ البیان جلد 4 صَفحَہ نمبر 166 پر ہے: **"قومِ لوط کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ کر لوگوں سے ٹھٹّھا مسخری کرتے تھے۔"** پیارے اسلامی بھائیو! خوف خداوندی سے لرز اُٹھئے! دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت

ہوں ان کی دل آزار اور خدائے غفّار سے غافل کر دینے والی محفلوں سے توبہ کر لیجئے۔ رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہو کر جلد سو جایئے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عین فطرت کا تقاضا بھی۔ چُنانچِہ پارہ 20 سورۃُ الْقَصَص آیت نمبر 73 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مِہر (رحمت) سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''نور العرفان'' صَفْحہ 629 پر اِس کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بلا وجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے اگر معذوری (مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حرج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔

صُبح کی فضیلت

نظامُ الاوقات متعیّن کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا مناسب ہے۔ مَثَلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی سو جاتے ہیں صبح کے وقت وہ تروتازہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا علمی مشاغل کیلئے صبح کا وَقت بہُت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا ''ترمذی'' نے نقل کی ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَل! میری اُمّت کیلئے صبح کے اوقات میں بَرَکت عطا فرما۔'' (ترمذی ج۳ ص۶ حدیث ۱۲۱۶) چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (یا اللہ عزوجل!) میری اُمّت کے تمام ان دینی و دنیاوی کاموں میں بَرَکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں۔ جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص ٤٩١)

کوشش کیجئے کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اولیٰ

کے ساتھ باجماعت نماز فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغِل، اچھی صحبت، (اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدر جہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات متعین کر لئے جائیں جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

دن لہو میں کھونا تُجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رِزق خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ جَزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کاش! جنّتُ الْبقیع ملے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور

جاگتا ہوں)(بُخاری ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) **(3) عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔''(مسند ابی یعلی حدیث ٤٨٩٧ ج ٤ ص ٢٧٨) **(4)** دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) **مستحب** ہے۔(عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہوجائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ٧٩ مکتبۃ المدینہ) **(5)** دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) **(6)** سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور **(7)** کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) **(8)** سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا **(9)** سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول

ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے ﴿یعنی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ -سُبْحٰنَ اللّٰه -اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ -کا ورد کرتا رہے﴾ یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا (اَیضاً) ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ .

(بخاری ج٤ ص١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ترجمہ: تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج٥ ص٣٧٦) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج٩ ص٦٢٩) ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمُختار ج٩ ص٦٣٠) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

(صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طرح طرح کی سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔





الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاک اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "منتخب" رسائل کے مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنت**، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسائل اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045	راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 5553765
لاہور: دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679	پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ، صدر پشاور۔
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625	خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 5571686
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 6107212	نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122	سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 4225653

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net